تبصرے

رعنائیاں | از جناب شکیل بدایونی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۶۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر
قیمت تین روپے پتہ:۔ کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دہلی

جناب شکیل بدایونی۔ اردو کے نوجوان مقبول شاعر ہیں۔ نظم اور غزل دونوں پر انھیں قدرت حاصل ہے۔ ان کا تخیل رنگین اور بیان کا انداز عام طور پر شیریں اور مترنم ہوتا ہے۔ حضرتِ جگر مرادآبادی ایسا شاعر جسے "شاعرِ فطرت" تسلیم کرے اس کو پھر اپنے کمالِ شعرگوئی کے ثبوت کے لئے کسی اور سند کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ زبان کی بعض کمزوریوں اور خامیوں کو خود جگر صاحب نے بھی مانا ہے۔ لیکن ہم کو جگر صاحب کے اس نظریہ سے اتفاق نہیں ہے کہ

> "میں زبان کو لباس اور معنویت کو محبوب تصور کرتا ہوں اور میرے نزدیک حسین وہی ہے جو پھٹا پرانا۔ میلا کچیلا لباس پہن کر خود لباس کو بھی حسین بنادے نہ یہ کہ خود محتاجِ زیبائش وآرائش ہو" (ص ۹)

اس میں شک نہیں کہ خدا جس کو خوبی عطا فرماتا ہے وہ بناؤ سنگار اور زیبائش وآرائش کا محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن حسن کی فطرت یہ ہے کہ وہ خود جس طرح حسین ہے۔ اسی طرح وہ چاہتی ہے کہ اس کا مظہر یا لباس بھی حسین ہو اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو اگرچہ حسن کا حسن بجائے خود قائم رہتا ہے اور اس کی ذات وصفات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم یہ ضرور ہوتا ہے کہ حسن کی جلوہ فروشی کا وہ عالم باقی نہیں رہتا جو لباس ومظہر کے بھی حسین ہونے کی صورت میں ہوسکتا تھا اس اَنمل بے جوڑ پیوند کا اثر یہ ہوتا ہے کہ چشمِ مشتاق وتماشابیں کو دیدِ جمال سے وہ سکون واطمینان اور سیرنگاہی و شگفتگی حاصل نہیں ہوتی جو اسے طبعی طور پر حاصل ہونی چاہیے تھی۔ آفتاب کی کرنیں، نجاست

غلاظت پر پڑتی ہیں تو عفونت کا غبار اڑ کر اُن کے حسنِ تابش کو بھی گرد آلود کر دیتا ہے۔ لیکن جب یہی شعاعیں شبنم کے چمکیلے قطروں پر عکس فگن ہوتی ہیں تو اب ان کے حسن کا عالم ہی کچھ اور ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ جگر صاحب غالباً اس نظریہ ہی کے باعث اپنے کلام کو زبان کے اعتبار سے اس مرتبہ تک نہیں پہنچا سکے جو معنوی اعتبار سے اسے حاصل ہے ورنہ اگر جگر کا تخیل، میرؔ مومنؔ، یا داغؔ و حسرتؔ کی زبان کے قالب میں جلوہ نما ہوتا تو کون بتا سکتا ہے کہ اس شرابِ آتشیں کی تیزی و تندی کا کیا عالم ہوتا۔ ہمارے نزدیک جگر صاحب کا یہ نظریہ نوجوان شاعروں کے لئے سخت ترین غلط فہمی اور گمراہی کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے ہم کو اپنا نقطۂ نظر کسی قدر وضاحت سے ظاہر کرنا پڑا۔ بہر حال شکیل کا کلام ان کے شاعرِ فطرت ہونے کی غمازی کر رہا ہے اور مشق اور مطالعہ اگر جاری رہا تو بے شبہ ایک دن وہ مسلم اساتذۂ سخن میں ہوں گے۔ اس مجموعہ میں حمد و نعت، غزلیات، قطعات اور نظمیں غرض یہ کہ سب کچھ ہیں۔ بعض بعض اشعار تو اس درجہ البیلے اور بانکے ہیں کہ داد دینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے مثلاً

خلوتِ حسنِ شش جہت کی قسم — بزمِ کون و مکاں ترے صدقے
ہے قیامت کا انتظار ہنوز — دل کی بیتابیاں ترے صدقے

جاتے ہیں دل میں چھوڑ کے وہ جلوۂ خیال — بجھتی ہے شمع گھر میں اندھیرا کئے بغیر
اکثر تو دل گرفتگیٔ شوق کی قسم — مجھ تک وہ آگئے ہیں ارادہ کئے بغیر

اپنی تو اب تمام ہوئی کائناتِ غم — دو اشک تھے سو دیدۂ تر سے گذر گئے

اور کیا ہوتی بنائے عالمِ دیوانگی — جب فزوں ہوتا ہے غم آنکھیں چرا جاتا ہے دل

مسلمانوں کی مشہور لڑائیاں از جناب محمد انیس خاں صاحب ناغرؔ۔ تقطیع خورد، ضخامت ۸۸ صفحات طباعت و کتابت متوسط قیمت ۸ر پتہ:۔ انجمن ترقی اردو ہند عابد روڈ حیدر آباد دکن۔

اس کتاب کے لائق مولف ایک بڑے فوجی عہدہ دار ہیں اور ہندوستانی فوج کے ساتھ بڑے بڑے معرکوں میں شریک رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مطالعہ کا ذوق خداداد بھی رکھتے ہیں۔ اسی ذوق کا نتیجہ